خطوط غالبؔ میں سوانحی عناصر

خاکہ برائے تحقیقی مقالہ پی۔ایچ ڈی

اُردو

فیکلٹی آف آرٹس

سوامی رامانند تیرتھ مراٹھواڑہ یونیورسٹی، ناندیڑ

مقالہ نگار

زرین سلطانہ امین احمد (ایم۔اے۔بی۔ایڈ،نیٹ)

زیرِنگرانی

پروفیسر ڈاکٹر سلیم محی الدین

(صدر شعبہ اُردو شری شیواجی کالج، پربھنی)

Synopsis

مقالہ برائے	:	پی۔ایچ۔ڈی (اُردو)
عنوان	:	خطوط غالب میں سوانحی عناصر
مرکز	:	شعبہ اُردو گیان اُپاسک کالج، پربھنی
جامعہ: یونیورستی	:	سوامی رامانند تیرتھ مراٹھواڑہ یونیورسٹی، ناندیڑ
تحقیقی رہنما (ریسرچ گائیڈ)	:	ڈاکٹر سلیم محی الدین (صدر شعبہ اُردو شری شیواجی کالج، پربھنی)
تحقیقی طالب علم (ریسرچ اسکالر)	:	زرین سلطانہ امین احمد

فہرست ابواب

تمہید

تعارفِ غالب

بابِ اوّل : خطوط نگاری بحیثیت صنف ادب

بابِ دوّم : اُردو میں خطوط نگاری کی روایت

بابِ سوّم : خطوط غالب کا سماجی ادبی، لسانی پس منظر (عہد غالب)

بابِ چہارم : خطوط غالب کا لِسانی مطالعہ

بابِ پنجم : خطوط غالب میں سوانحی عناصر

بابِ ششم : خطوط غالب میں سوانحی عناصر کا تجزیہ

اختتامیہ :

فہرست کتابیات و رسائل

تمہید

خطوط نگاری کو مکتوب نگاری بھی کہا جاتا ہے خط یہ عربی زبان کا لفظ ہے خط ایسی تحریر کو بھی کہا جاتا ہے جو دو لوگوں کے درمیان رابطہ کا وسیلہ ہوتی ہے۔اس لئے خط لکھنا ایک ضرورت بھی ہے اور اظہار کا ذریعہ بھی خط لکھتے وقت دماغ میں ایک باتیں کرنے والا ہوتا ہے اور ایک باتیں سُننے والا اس عمل میں صرف دو انسان'' کاتب یعنی لکھنے والا اور مکتوب الیہ جیسے خط لکھا گیا'' ہوتے ہے چنانچہ خطوط دو انسانوں کے دِلی جذبات واحساسات کا آئینہ دار ہوتے ہیں اس لئے خطوط کو ادب میں اہم مقام حاصل ہے۔

غالبؔ جتنے بڑے شاعر تھے اُتنے بڑے نثر نگار بھی تھے خطوط ہی ان کے اُردو نثر نگاری کا سرمایہ ہیں مرزا غالب نے مراسلے کو مکالمہ بنادیا اُن کے خطوط سادگی ،صفائی ،شوخی ، دل کش ،طرز اور اظہار کی وجہ سے ممتاز ہیں۔

غالب کے بعد اس صنف کو فروغ دینے والوں میں سر سید احمد خاں ، مولانا شبلی نعمانیؔ ، مولانا آزاد، اقبال، مولوی عبدالحق ،صفیہ اختر شامل ہے حالیؔ نے غالبؔ کی سوانح نگاری ''یادگار غالب'' کے نام سے لکھی ہے غالبؔ کے خطوط میں سوانحی عناصر موجود یں اس بناء پر'' خطوط غالبؔ میں سوانحی عناصر'' کا تحقیقی مقالہ تحریر کرنے کی کوشش کی جائیگی جس کے لئے درج ذیل ابواب کا خاکہ تیار کیا گیا ہے۔

☆ **باب اوّل:۔**

خطوط نگاری بحیثیت صنف ادب

اس بات میں مکتوب نگاری کے فنی ارتقاء کا سیر حاصل تجزیہ پیش کیا جائے گا اُردو کے علاوہ دیگر زبانوں اور ادب میں مکتوب نگاری کی روایت کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ پیش کیا جائے گا۔

خطوط نگاری کی تعریف، فارسی سے اُردو ادب میں کس طرح منتقل ہوئی اُردو میں مکتوب نگاری کی بنیاد کس طرح ہوئی اور اُردو ادب میں با قاعدہ اس کا آغاز کس نے کیا۔ یہ تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا جائے گا۔اس کے علاوہ اس صنف کو بلندی عطا کرنے والے تمام مکتوب نگاروں کی طرز تحریر کا تذکرہ کے ساتھ جائزہ لیا جائے گا۔

فورٹ ولیم کالج نے اُردو نثر کے لئے کام شروع کیا۔ دِلی کالج نے بھی اس کام کا آغاز کیا جب اُردو نثر کے میدان میں آئی تو فورٹ ولیم کالج اور دلی کالج اور صحافت کی کوششوں سے اُردو نثر ترقی کی کئی منزلیں طئے کرچکی تھی۔ غالب سے جدید اُردو نثر کا آغاز ہوا ہے غالبؔ کو اُردو مکتوب نگاری کا باوا آدم کہا جاتا ہے۔

غالبؔ کے خطوط کا تنقیدی جائزہ کے کہ صرف ایسے خطوط منتخب کئے جائے گئے جو غالبؔ کی اسلوب نثر کی نمائندگی کرتے ہیں مذکرہ تمام بیانات کو تنقیدوں جائزے کے ساتھ پیش کیا جائے گا۔

بابِ دوّم:

اُردو میں خطوط نگاری کی روایت

اس باب میں اُردو مکتوب نگاری کی روایت ،مکتوب نگاری کا آغاز وارتقاع کا جائزہ لیا جائے گا اور حالیؔ سرسیّد مولانا آزاد، اقبال وغیرہ مکتوب نگاروں نے اس صنف کو کس طرح فروغ دیا اس کی اہمیت و افادیت کو اختصار کے ساتھ پیش کیا جائے گا غالبؔ اُردو مکتوب نگاری کی روایت میں سنگ میل کا درجہ رکھتے ہیں اور سرسیّد کے خطوط بھی ان کے با مقصد زندگی کے آئینہ دار ہیں۔

اُردو مکتوب نگاری کے اولین نمونے بھی دکن ہی میں ملتے ہیں اُردو میں مکتوب نگاری کے حوالے سے پروفیسر عنوان چشتی نے لکھا کہ اُردو کا پہلا خط ۶ ردسمبر ۱۸۲۲ء کو تحریر کیا تھا۔

ادبی شخصیتوں کے خطوط نہ صرف ادبی تقاضوں کو پورا کرتے ہیں بلکہ لکھنے والے دل تک پہنچنے کے لئے معاون ہوتے ہیں ان تمام پہلوؤں کا تنقیدی جائزہ پیش کیا جائے گا۔

☆ باب سوّم:

خطوط غالبؔ کا سماجی ادبی ، لِسانی پس منظر

اِس باب میں خطوط غالبؔ کا سماجی ادبی پس منظر پر روشنی ڈالی جائے گی غالب کے عہد میں فارسی مکتوب نگاری کا جائزہ لیا جائے گا اور تنقیدی نظریات پیش کئے جائے گے۔

عہد غالب میں اُردو نثر کا ارتقائی پس منظر خطوط کی تاریخی اہمیت اور سماجی پس منظر کو پیش کیا جائے گا ۱۸۵۷ء کی پہلی جنگ آزادی اور دہلی بربادی کا سماج پر ہونے والا اثر اور ساتھ ہی اُردو نثر پر ہونے والے اثرات کا جائزہ لیا جائے گا۔ غالب کے عہد کی سماجی تہذیبی اور سیاسی زندگی کے مطالعہ کے لیے بھی خطوط غالبؔ اہم ترین مآخذ ہیں غالبؔ نے سماج میں فرد کے تعلق سے تمام پہلوؤں کا ذکر اپنے خطوط کے ذریعہ پیش کیا۔

☆ باب چہارم:۔

خطوط غالبؔ کا لِسانی مطالعہ

اس باب میں خطوط غالبؔ کا لِسانی مطالعے کا جائزہ لیا جائے گا خطوط کی طرز تحریر اور غالب کے تجربات اور احساسات کی رنگارنگی و اجتماعی تجربے ذاتی وارداتیں ان سب کا تنقیدوں جائزہ پیش کیا جائے گا کس طرح غالبؔ نے اپنے اسلوب نگاری کو پیش کیا القاب و آداب کو ترک کر دیا۔ اور مختصر انداز بیان میں کس طرح پیش کیا ان تمام باتوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا جائے گا۔

غالبؔ کے خطوط میں فرد کی مایوسیوں اور ناکامیوں کی داستان بھی ہے۔ غرض انسان کی روزمرہ زندگی اور ان کے مسائل اظہار بھرپور طریقے سے اُردو نثر میں پہلی بار خطوط غالبؔ ہی میں نظر آتے ہے۔ غالبؔ نے خطوط نگاری میں سادگی بیان پر بہت زور دیا وسیدھی سادی زبان میں مطلب کی باتیں لکھ دیتے تھے۔

غالبؔ کے لسانی مطالعہ میں ان تمام معلومات کو ظاہر کیا جائے گا جو ان کے خطوط میں اہمیت کے حامل ہے مذکورہ بالا تمام پہلوؤں کا جائزہ لینے کی کوشش کی جائے گی۔

☆ باب پنجم:۔

خطوط غالبؔ میں سوانحی عناصر

اِس باب میں غالب کے خطوط کو ان کے سوانح کیوں کہا جاتا ہے اس کا جائزہ لیا جائے گا ان کے خطوط میں پائی جانے والے جذبے اور طرز فکر کے عناصر کا تجزیہ کیا جائے گا زندگی کے تجربات کو پیش کرنے کی فنی مہارت کو عیاں کیا جائے گا۔

اِن کے سوانح حیات کے بہت سے گوشے ان کے مکتوبات ہی میں موجود ہیں ان کے خطوط ان کے زندگی کی مکمل عکاسی کرتے ہیں غالبؔ پر جو تحقیق ہوئی وہ اپنے طور پر اور اپنے معیار فکر و نظر کی روشنی میں اُردو کی نہایت اہم تحقیقات کا نمونہ ہے۔ان کے خط ان کے دوست احباب ادبی مجالس اور ان کی شاعری کا بھی آئینہ ہے۔

☆ باب ششم:

خطوط غالب میں سوانحی عناصر کا تجزیہ

اس بابمیں خطوط غالب میں سوانحی عناصر کا تجزیہ کیا جائے گا جو خطوط کے ذریعہ کس طرح تکمیل کیا زندگی میں محنت و مشقت کے پہلوؤں کا تجزیہ انسانی کردار کی بلندی اور پستی کا زندگی پر مناسب منفی اور مثبت اثرات کا مطالعہ کیا جائے گا غالب کے سوانح حیات اور سیرت کا مطالعہ کیا جائے گا غالبؔ کے خطوط ہی ان کی آپ بیتی ہے انھوں نے زندگی کے اچھے بُرے تمام واقعات کا ذکر خطوط میں کیا زندگی کے اچھے بُرے تمام واقعات کا ذکر خطوط میں کیا زندگی کے تمام احوالات غم اور خوشی کے تمام لمحوں کو اپنے دوستوں میں خطوط کے ذریعہ پہنچاتے رہے۔

مذکورہ بالا تمام پہلوؤں کا جو غالبؔ کے خطوط میں سوانحی نگاری کے عناصر کے مقام پر آئے ہیں ان کو گہرے مطالعے ومشاہدے اور تنقیدی انداز بیان کے ذریعہ پیش کرنے کوشش کی جائے گی اور مجموعی جائزہ اس میں پیش کیا جائے گا۔

اختتامیہ:

اس تحقیقی مقالہ میں ''غالب کے خطوط میں سوانحی عناصر'' کا تجزیہ مفصل تحقیقی وتنقیدی مطالعہ کر کے قابل قدر نتائج اخذ کئے جائیں گے مزید سوانحی عناصر کو واضع کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

یہ مقالہ دستاویزی حیثیت کا حامل ہو جائے اور آئندہ اس عہد جدید میں ایک ماخذ کے طور پر کام آسکے راقم الحروف کی معلومات کے مطابق ابھی تک اس موضوع پر تحقیقی کام نہیں ہوا اگر یونیورسٹی کے اربابِ مجاز اجازت دیں تو یہ اہم تحقیقی کام انجام پا سکتا ہے۔

کتابیات

دوران مقالہ نویسی جن کتابوں اور رسالوں سے فیض حاصل کیا گیا اس کی فہرست دی جائیگی۔